# از عدالتِ عظمیٰ

## جسٹس رنگا سوامی

## بنام

## سٹیٹ آف آندھرا پردیش ودیگراں

تاریخ فیصلہ: 28، اپریل 1995

[بی پی جیون ریڈی اور ایس سی سین، جسٹس صاحبان]

**قانونِ ملازمت-بھابھا اٹامک ریسرچ سینٹر سے ڈپلومہ یافتہ-پہلے سے ہی پروفیسر سے زیادہ تنخواہ کے ساتھ اسپیشل ایڈہاک عہدے پر کام کر رہے ہیں-استدعا ہے کہ ڈپلومہ کو پروفیسر کے عہدے کے لیے مناسب اہلیت سمجھا جائے-ریاست کو درخواست پر غور کرنے کی ہدایت کی گئی-ریاست نے سوال پر غور کیے بغیر اس عہدے کو اس لیکچرر تک کم کر دیا-قرار پایا کہ:اسے پروفیسر کے طور پر تعینات کیا جانا چاہیے-عہدے کی درجہ بندی کم کرنے کا فیصلہ ان کی پیرانہ سالی تک ملتوی رکھا جائے گا-کیس کے مخصوص حقائق اور حالات میں حکم منظور ہونے کے بعد سے قواعد میں ترمیم یا تبدیلی نہیں کی جائے گی۔**

درخواست گزار نے اس عدالت کے سامنے اس عرضی کے ساتھ ایک رٹ پٹیشن اور دیوانی اپیل دائر کی کہ ریڈیولوجیکل فزکس کے پروفیسر کے عہدے کے فرائض کی موثر انجام دہی کے لیے، بھابھا اٹامک ریسرچ سینٹر (بی اے آر سی) سے ریڈیولوجیکل فزکس میں ان کا ڈپلومہ نیوکلیئر فزکس میں ڈاکٹریٹ سے زیادہ متعلقہ ہے۔

اس عدالت نے درخواست گزار کو مقررہ اہلیت کے جائزے کے لیے مناسب حکام سے رجوع کرنے کی اجازت دی اور ہدایت کی کہ اگر نیوکلیئر فزکس میں ڈاکٹریٹ کو اس عہدے کے لیے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document

غیر متعلقہ قرار دیا گیا تو متعلقہ حکام کو ضروری قابلیت پر نظر ثانی کے لیے فوری اقدامات کرنے چاہئیں۔

عدالت کی ہدایت کے مطابق، درخواست گزار نے حکومت آندھرا پردیش کے سامنے نمائندگی دائر کی کہ وہ ریڈیولوجیکل فزکس کے پروفیسر کے عہدے سے متعلق قواعد میں ترمیم کرے تاکہ اس کے پاس موجود اہلیت کو اس عہدے کے لیے کافی سمجھا جا سکے۔

درخواست گزار نے درخواست کے ساتھ آئی اے دائر کیا کہ حکومت کی طرف سے مقرر کردہ جانچ کمیشن کی طرف سے ان کی نمائندگی کی جانچ پڑتال کے باوجود، جس نے اس کے حق میں اپنی رپورٹ پیش کی تھی، حکومت رپورٹ پر غور کرنے اور قواعد پر نظر ثانی کرنے کے لیے کوئی قدم نہیں اٹھا رہی ہے۔

عدالت نے حکومت آندھرا پردیش کو ہدایت کی کہ وہ جانچ کمیشن کی رپورٹ کا جائزہ لے اور جلد از جلد مناسب فیصلہ کرے۔

عدالت کی ہدایت کے باوجود حکومت نے کوئی قدم نہ اٹھایا، درخواست گزار نے توہین عدالت کی درخواست دائر کی۔ دائر کیا گیا جوابی بیان حلفی حکومت کی طرف سے اٹھائے گئے کسی قطعی قدم کے حوالے سے کسی اشارے کے بغیر تھا۔ کاؤنٹر نے کہا کہ علیحدہ محکمہ جاتی قواعد وضع کیے گئے تھے، جو محکمہ طبی تعلیم کی خدمات کو کنٹرول کرتے ہیں جو زیر غور تھے۔

عدالت نے ریاستی حکومت کو تمام ضروری اقدامات کرنے اور درخواست گزار کو تمام فوائد فراہم کرنے کے لیے وقت دیا۔

سماعت کی اگلی تاریخ کو حکومت نے کہا کہ اس نے عدالت کے تمام احکامات کی تعمیل کی ہے اور جس کی حمایت میں جی او ایم ایس نمبر 176 صحت، طبی اور خاندانی بہبود (ایم 1) محکمہ کی تاریخ 13.4.1995 کی ایک نقل دائر کی گئی تھی جس میں کہا گیا تھا کہ چونکہ میڈیکل آف انڈیا کے رہنما خطوط کے مطابق اس عہدے اور عہدے کے لیے کوئی اہل نہیں ہے، اس لیے اس عہدے کو لیکچرر کے عہدے پر گرا دیا گیا ہے۔

اسکریننگ کمیٹی کے مشاہدے کی ایک نقل بھی دائر کی گئی تھی جس میں کہا گیا تھا کہ یہ عہدہ صرف درخواست گزار کے کالج میں موجود ہے، جو کسی خاص امیدوار کو ایڈجسٹ کرنے کے لیے بنایا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document

گیا تھا اور یہ کہ عام یونیورسٹی کے قواعد کے تحت لیکچرر فوراً پروفیسر نہیں بنتا اور متعلقہ وقت پر دستیاب افراد میں سے کوئی بھی ترقی کے لائق نہیں تھا۔

اے پی کے محکمہ صحت، طبی اور خاندانی بہبود کے محکمے کے سیکرٹری کی طرف سے ایڈوکیٹ آن ریکارڈ کو ایک خط بھی پیش کیا گیا جس کی تاریخ 13.4.1995 ہے۔

توہین عدالت کی درخواست کو نمٹاتے ہوئے عدالت نے

قرار دیا گیا کہ: 1.1. عدالت کے سامنے پیش کردہ مواد اس بات کی نشاندہی نہیں کرتا ہے کہ حکومت آندھرا پردیش نے کبھی بھی درخواست گزار کی نمائندگی پر مناسب طریقے سے غور کیا ہے اور خاص طور پر یہ سوال کہ کیا درخواست گزار کے پاس موجود ڈپلومہ ریڈیولوجیکل فزکس کے پروفیسر کے عہدے کے لیے مناسب اہلیت ہے۔"اسکریننگ کمیٹی کے مشاہدے" میں اس پہلو کا کوئی حوالہ نہیں ہے اور نہ ہی جی او ایم ایس نمبر 176 مورخہ 13 اپریل 1995 میں ہے۔ صرف 13 اپریل 1995 کے خط میں، ایک جملہ یہ آتا ہے کہ "مذکورہ عہدے پر حکمرانی کرنے والے قواعد کی جانچ یک نفری کمیشن / ڈائریکٹر آف میڈیکل ایجوکیشن کی سفارش اور میڈیکل آف انڈیا کے تجویز کردہ رہنما خطوط کے ساتھ کی گئی ہے اور یہ محسوس کیا جاتا ہے کہ طبیعیات یا نیوکلیئر فزکس میں پی ایچ ڈی ایک پروفیسر کے لیے ضروری ہے۔" تاہم، مذکورہ بیان کی تصدیق کے لیے کوئی مواد پیش نہیں کیا گیا ہے۔

1.2. مقدمے کی حقیقت سے پتہ چلتا ہے کہ حکومت اس معاملے میں اپنے پاؤں کھینچ رہی ہے۔ اس دوران درخواست گزار کو ریڈیولوجیکل فزکس کے پروفیسر کے عہدے کے برابر یا اس سے زیادہ کے عہدے پر رکھا گیا ہے۔ اس کے مطابق، ریڈیولوجیکل فزکس کے پروفیسر کے مذکورہ عہدے کو کم کرنے کے فیصلے کو درخواست گزار کی پیرانہ سالی تک ملتوی رکھا جائے گا۔ درخواست گزار کو یکم مئی 1995 سے آندھرا میڈیکل کالج، وشاکھاپٹنم میں ریڈیولوجیکل فزکس کے پروفیسر کے عہدے پر باقاعدگی سے مقرر کیا گیا سمجھا جائے گا۔ مذکورہ عہدہ لیکچرر کے عہدے پر درج کیا جائے گا۔

1.3 یہ احکامات معاملے کے مخصوص حقائق اور حالات میں منظور کیے جاتے ہیں اور انہیں ایک مثال کے طور پر نہیں مانا جائے گا اور نہ ہی اس مقصد کے لیے قواعد میں ترمیم یا ترمیم کرنا ضروری ہوگا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document

1.4. اگر درخواست گزار اس وقت پروفیسر کے عہدے کے لیے قابل قبول تنخواہوں سے زیادہ تنخواہ حاصل کر رہا ہے، تو اسے واپس نہیں لیا جائے گا۔

اصل دائرہ اختیار: توہین عدالت کی درخواست نمبر 211، سال 1994۔

از

عبوری درخواست نمبر 1، سال 1992۔

از

رٹ پٹیشن (ج) نمبر 4619، سال 1985۔

(آئین ہند کے آرٹیکل 32 کے تحت۔)

درخواست گزار ذاتی طور پر۔

جواب دہندگان کے لیے آندھرا پردیش سروس کمیشن کے لیے جی پربھاکر، T.V.S.N. چاری اور نکھل نائر۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

20 دسمبر 1989 کے اپنے حکم نامے میں، ایس رنگاناتھن اور ایم ایم پنچھی، جسٹس صاحبان پر مشتمل اس عدالت کے بنچ نے عبوری درخواست نمبر 1، سال 1989 (رٹ پٹیشن نمبر 4619، سال 1985 میں نظر ثانی درخواست نمبر 177، سال 1989) اور عبوری درخواست نمبر 2، سال 1989 (دیوانی اپیل نمبر 4344، سال 1986) میں درج ذیل ہدایت دی:

" درخواست گزار کی عرضی یہ ہے کہ زیر بحث عہدے کے فرائض کی موثر انجام دہی کے لیے، بھابھا اٹامک ریسرچ سینٹر (بی اے آر سی) سے ڈپلومہ اور ریڈیولوجیکل فزکس (جیسا کہ میڈیسن میں لاگو ہوتا ہے) نیوکلیئر فزکس میں ڈاکٹریٹ سے زیادہ متعلقہ ہے۔ یہ پیش کیا جاتا ہے کہ دوسری جگہوں پر تمام متعلقہ عہدوں پر ریڈیولوجیکل فزکس میں ڈپلومہ پر اصرار کیا جاتا ہے اور یہ کہ ریاست آندھرا پردیش میں بھی مدعاعلیہ کے علاوہ اس سلسلے میں کام کرنے والے دیگر تمام طبیعیات دانوں کے پاس بی اے آر سی کا ڈپلومہ ہے۔ مختلف

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document

عہدوں کے لیے مقرر کردہ قابلیت کی مطابقت پر غور کرنا عدالت کا کام نہیں ہے۔ زیر بحث عہدہ پروفیسر کا ہے اور اس لیے ضروری اہلیت کے طور پر ڈاکٹریٹ کا تجویز کوئی غیر معمولی بات نہیں ہے۔ درخواست گزار نے ہمارے سامنے یہ بھی کہا کہ، ان کے بہترین علم کے مطابق، ریڈیولوجیکل فزکس میں بھارت میں کہیں بھی ڈاکٹریٹ کا کورس نہیں ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ نیوکلیئر فزکس میں ڈاکٹریٹ تجویز کی گئی ہے۔ اس ضرورت کے بارے میں پہلی نظر میں کوئی غلط بات نہیں ہے۔ یہ ہمارے لیے نہیں ہے کہ ہم اس طرح کی ڈاکٹریٹ اور درخواست گزار کے پاس موجود بی اے آر سی ڈپلومہ کی تقابلی خوبیوں کا جائزہ لیں اور یہ فیصلہ کریں یا ہدایت کریں کہ زیر بحث عہدے کے لیے کیا قابلیت مقرر کی جانی چاہیے۔ درخواست گزار کے لیے، اگر ایسا مشورہ دیا جائے تو، کالج، یونیورسٹی، حکومت، بھارتیہ میڈیکل یا دیگر مناسب حکام کو مقررہ قابلیت کے جائزے کے لیے منتقل کرنے کے لیے کھلا رہے گا اور ہم امید کرتے ہیں کہ، اگر جوہری میں کوئی ڈاکٹریٹ اس عہدے کے لیے اتنا ہی غیر متعلقہ ہے جیسا کہ درخواست گزار نے بنانے کی کوشش کی ہے، تو متعلقہ حکام اس عہدے کے لیے درکار ضروری قابلیت کو مناسب طریقے سے نظر ثانی کرنے کے لیے فوری اقدامات کریں گے۔ لیکن، آج کی اہلیتوں پر، درخواست گزار اس عہدے کا اہل نہیں ہے اور اپنے غیر انتخاب کے خلاف قانونی طور پر شکایت نہیں کر سکتا ہے۔"

مذکورہ مشاہدات کے مطابق، درخواست گزار - جے رنگا سوامی نے حکومت آندھرا پردیش کے سامنے ریڈیولوجیکل فزکس کے پروفیسر کے عہدے پر حکمرانی کرنے والے قواعد میں ترمیم کے لیے ایک نمائندگی دائر کی تاکہ ان کے پاس موجود اہلیت (بھابھا اٹامک ریسرچ سینٹر کے ذریعے دیا گیا ڈپلومہ) کو مذکورہ عہدے پر فائز ہونے کے لیے کافی اہلیت سمجھا جا سکے۔ یہ شکایت کرتے ہوئے کہ حکومت آندھرا پردیش ان کی نمائندگی پر کوئی کارروائی نہیں کر رہی ہے، درخواست گزار نے آئی اے نمبر 1 پیش کیا جو 16 اکتوبر 1992 کو ایس رنگاناتھن، بنام راماسوامی، جسٹس صاحبان اور ہم میں سے ایک (بی پی جیون ریڈی، جسٹس) پر مشتمل بنچ کے سامنے آیا جب مندرجہ ذیل حکم منظور کیا گیا:

" 20.12.89 پر اس عدالت نے درخواست گزار کو ریڈیولوجسٹ فزکس کے پروفیسر کے عہدے پر بھرتی کے قواعد پر نظر ثانی کے لیے متعلقہ اتھارٹی کو اس امید کے ساتھ درخواست دینے کی اجازت دی کہ متعلقہ حکام ضروری قابلیت کو مناسب طریقے سے نظر ثانی کرنے کے لیے فوری اقدامات کریں گے۔ درخواست گزار کی شکایت یہ ہے کہ اگرچہ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اس نے ایک نمائندگی کی جس کی جانچ حکومت کی طرف سے مقرر کردہ جانچ کمیشن نے کی تھی اور اگرچہ جانچ کمیشن نے 12.3.92 پر اپنی رپورٹ پیش کی تھی، درخواست گزار کے حق میں درخواست گزار کے مطابق، حکومت نے ابھی تک اس رپورٹ پر غور کرنے، اس پر فیصلہ لینے اور قواعد پر نظر ثانی کرنے کے لیے اقدامات نہیں کیے ہیں جو وہ مناسب سمجھیں۔ اس شکایت میں کچھ چیز ہے جو تقریباً 3 سال گزر چکے ہیں جب ہم نے مندرجہ بالا حکم منظور کیا۔ ان حالات میں ہم امید کرتے ہیں کہ حکومت آندھرا پردیش جانچ کمیشن کی رپورٹ کا جائزہ لے گی اور اگر ممکن ہو تو اس سال کے آخر تک جلد از جلد مناسب فیصلہ کرے گی۔

اس درخواست کو گمراہ کن انداز میں توہین عدالت کا نام دیا گیا ہے۔ یہ صرف ہدایات کے لیے ہے۔ اس لیے اس کی درخواست نمٹادی جاتی ہے۔"

درخواست گزار نے شکایت کے خلاف موجودہ توہین عدالت کی درخواست کے ساتھ رابطہ کیا ہے کہ بعد کی ہدایت کے باوجود مدعاعلیہان اس معاملے میں کوئی کارروائی نہیں کر رہے ہیں۔ ہم نے جواب دہندگان کو نوٹس جاری کیا، جنہوں نے حکومت آندھرا پردیش کے محکمہ صحت، طبی اور خاندانی بہبود کے ڈپٹی سکریٹری سری کے آر نارائنن کے ذریعے بیان حلفی (تصدیق شدہ اور دستخط شدہ) پیش کیا اور دائر کیا، جس میں صرف متعلقہ فائل کو دفتر سے دفتر منتقل کرنے کا حوالہ دیا گیا تھا لیکن اس بات کی نشاندہی نہیں کی گئی تھی کہ حکومت نے اس عدالت کے احکامات کو نافذ کرنے کے لیے کوئی قطعی اقدامات کیے تھے۔ جوابی حلف نامے میں تین ماہ کی منظوری کی درخواست کی گئی؛ معاملے میں حتمی احکامات جاری کرنے کے لیے وقت۔ اس نے مزید کہا: (I) یہ پیش کیا جاتا ہے کہ محکمہ طبی تعلیم کی خدمات کو کنٹرول کرنے والے علیحدہ محکمہ جاتی قواعد تیار کیے گئے ہیں اور وہ زیر غور ہیں اور حتمی احکامات اور نوٹیفکیشن جاری کرنے کے لیے کچھ وقت درکار ہے۔

یہ جان کر کہ مذکورہ بیان حلفی مبہم ہے اور شکایت کنندہ کی شکایت کو بلاجواز نہیں کہا جا سکتا، ہم نے 20 فروری 1995 کو درج ذیل حکم منظور کیا:

"ریاستی حکومت کی طرف سے دائر جوابی حلف نامہ ایک افسوسناک پڑھنا ہے۔ یہ واضح ہے کہ ریاستی حکومت اس معاملے پر سو رہی ہے اور اس عدالت کے احکامات کو نافذ کرنے میں اتنی جلدی نہیں کی ہے، جیسا کہ ہونا چاہیے۔ ان حالات میں ہم ہدایت دیتے ہیں

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and integrity of this document

کہ آج سے چھ ہفتوں کے اندر ریاستی حکومت کو تمام ضروری اقدامات کرنے چاہئیں اور اس عدالت کے احکامات کے مطابق درخواست گزار کو ملنے والے تمام فوائد میں توسیع کرنی چاہیے۔ اگر یہ مقررہ مدت کے اندر نہیں کیا جاتا ہے، تو متعلقہ افسران ذاتی طور پر عدم تعمیل کی وضاحت کرنے کے ذمہ دار ہوں گے۔

17 اپریل 1995 کو فہرست بنائیں۔"

جب 17 اپریل 1995 کو معاملہ سامنے آیا تو ریاست آندھرا پردیش کے وکیل نے کہا کہ حکومت نے اس عدالت کے احکامات کی تعمیل کی ہے۔ مذکورہ درخواست کی حمایت میں، انہوں نے حکومت کے سکریٹری، محکمہ صحت، طبی اور خاندانی بہبود، حکومت آندھرا پردیش، سیکرٹریٹ کی طرف سے 13 اپریل 1995 کو لکھے گئے خط نمبر 6-94/M1/2213 کی ایک نقل ایڈوکیٹ آن ریکارڈ کے سامنے رکھی۔ خط میں درج ذیل حقائق بیان کیے گئے ہیں: درخواست گزار کی نمائندگی اسکریننگ کمیٹی کے سامنے رکھی گئی جس نے پایا کہ کسی بھی لیکچرر کے پاس پی ایچ ڈی کی مطلوبہ اہلیت نہیں ہے۔ آندھرا میڈیکل کالج، وشاکھاپٹنم میں ریڈیولوجیکل فزکس / چیف فزکس کے پروفیسر کے عہدے کے لیے پینل میں شامل کرنے کے لیے: "میں مزید یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ریڈیولوجیکل فزکس کے پروفیسر کے عہدے پر حکمرانی کرنے والے قواعد کی جانچ ون مین کمیشن / میڈیکل ایجوکیشن کے ڈائریکٹر کی سفارشات اور میڈیکل آف انڈیا کی طرف سے مقرر کردہ رہنما خطوط کے ساتھ کی گئی ہے اور یہ محسوس کیا جاتا ہے کہ ایک پی ایچ ڈی فزکس یا نیوکلیئر فزکس میں پروفیسر کے لیے ضروری ہے؛ میڈیکل آف انڈیا کی طرف سے مقرر کردہ رہنما خطوط کے مطابق، کسی بھی میڈیکل کالج میں ریڈیولوجیکل فزکس کے پروفیسر کا عہدہ ہونا ضروری نہیں ہے، کہ ریاست کے دیگر میڈیکل کالجوں میں پروفیسر کی ایسی کوئی پوسٹ موجود نہ ہو؛ اس لیے حکومت نے تمام میڈیکل کالجوں میں یکساں طرز کو یقینی بنانے کے لیے مذکورہ عہدے کو لیکچرر کے عہدے تک کم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

مذکورہ خط کے ساتھ 13 اپریل 1995 کے جی او ایم ایس نمبر 176 صحت، طبی اور خاندانی بہبود (ایم آئی) محکمہ کی ایک نقل منسلک ہے۔ جی او کا کہنا ہے کہ چونکہ پروفیسر کی مذکورہ پوسٹ کو پر کرنے کے لیے کوئی اہل امیدوار نہیں ہے اور اس لیے بھی کہ میڈیکل آف انڈیا کے رہنما خطوط کے مطابق اس طرح کی پوسٹ کا ہونا لازمی نہیں ہے، اس لیے مذکورہ پوسٹ کا درجہ فوری طور پر لیکچرر کے عہدے تک گھٹایا کر دیا گیا ہے۔ مذکورہ خط کے ساتھ منسلک ایک اور دستاویز "اسکریننگ کمیٹی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and integrity of this document

کے مشاہدات کی ایک نقل ہے جس کا اجلاس 18.3.1995 پر ہوئی تھی جس کے سلسلے میں آندھرا میڈیکل کالج وشاکھاپٹنم میں ریڈیولوجیکل فزکس / چیف فزکسٹ کے پروفیسر کے عہدے کو پر کرنے کے لیے پینل کی تیاری کی گئی تھی۔"اس نوٹ میں اس عدالت کے تین احکامات بیان کیے گئے ہیں اور کہا گیا ہے، "(ٹی) اسکریننگ کمیٹی کو مطلع کیا گیا تھا کہ میڈیکل آف انڈیا کے رہنما خطوط کے مطابق کسی بھی میڈیکل کالج کے لیے ریڈیولوجیکل فزکس کے پروفیسر کا عہدہ ہونا لازمی نہیں ہے؛ کہ صرف آندھرا میڈیکل کالج، وشاکھاپٹنم میں کچھ عرصہ پہلے بظاہر ایک مخصوص امیدوار کو ایڈجسٹ کرنے کے لیے ایک عہدہ بنایا گیا تھا، جو اس وقت لیکچرر کے طور پر خدمات انجام دے رہا تھا؛ کہ عام یونیورسٹی طرز کے تحت، لیکچرر براہ راست پروفیسر نہیں بنتا اور انٹرمیڈیٹ کی سطح پر آٹھ ریڈر یا اسسٹنٹ نہیں ہوتا ہے۔ پروفیسر عام طور پر لیکچرر سے پروفیسر تک سیدھی چھلانگ لگانے کے بجائے دستیاب ہوتا ہے۔................". اسکریننگ کمیٹی نے حکومت سے کہا کہ وہ یہ فیصلہ کرے کہ آیا وشاکھاپٹنم کے میڈیکل کالج میں پروفیسر کا عہدہ برقرار رکھا جائے اور اگر اسے جاری رکھنے کا فیصلہ کیا جائے تو کیا موجودہ قواعد پر نظر ثانی کی جائے کیونکہ اس وقت دستیاب افراد میں سے کوئی بھی ترقی کے لائق نہیں ہے۔ اس کے ساتھ ہی، اس نے مزید کہا، "صرف کسی فرد کے مطابق یا کسی فرد کی ترقی کو قابل بنانے کے لیے قواعد میں ترمیم کرنا مطلوب نہیں ہے۔"

ہمارے سامنے پیش کردہ مواد سے، یہ ظاہر ہوتا ہے کہ 18 دسمبر 1992 کو ڈائریکٹر میڈیکل ایجوکیشن، حکومت آندھراپردیش، حیدرآباد کی کارروائی کے ذریعے، درخواست گزار کو 26 فروری 1983 سے "خصوصی ترقی کے عہدے" پر مقرر کیا گیا تھا اور اسے جی او ایم ایس نمبر 117- فن اور پی ایل جی (ایف ڈبلیو) محکمہ تاریخ 25 مئی 1981 کے قیود سے ریڈیولوجیکل فزکس کے پروفیسر کے پروموشنل عہدے سے منسلک تنخواہ کے پہلے سے نظر ثانی شدہ پیمانے، سال 1986 میں روپے 1400-2000 کی تنخواہ کا پیمانہ کھینچنے کی اجازت دی گئی تھی۔ مذکورہ کارروائی میں مزید کہا گیا ہے کہ "خصوصی پروموشنل پوسٹ میں تنخواہ طے کرنے کے بعد، مذکورہ پیمانے پر، ریڈیولوجیکل فزکس / ریڈیولوجیکل فزکس کے لیکچرر سری جسٹس راناگسوامی، موجودہ زمرے میں 25.2.90 پر (22) سال کی خدمت مکمل کرنے پر، خصوصی ایڈہاک پروموشن پوسٹ اسکیل-II کے لیے مقرر کیے جاتے ہیں، تنخواہ کے پیمانے میں روپے 2590-100-3090-110-4300(1986 میں RPS) ریڈیولوجیکل فزکس میں پروفیسر کے عہدے کی تنخواہ کے پیمانے سے اوپر، روپے ID3> -4080-100<، (1986 آر پی ایس میں)، جی او کے لحاظ سے۔ (پی) نمبر 2- فائن۔ اور پی ایل

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document

جی۔(ٹھیک ہے۔ ونگ) مورخہ 14.1.88۔"ان کارروائیوں سے یہ واضح ہوتا ہے کہ درخواست گزار کو 25 فروری 1983 سے ایک خصوصی ترقی کے عہدے پر رکھا گیا ہے۔ ہے جس پر ریڈیولوجیکل فزکس کے پروفیسر کا پہلے سے نظر ثانی شدہ تنخواہ کا پیمانہ ہے اور 26 فروری 1990 سے اسے ریڈیولوجیکل فزکس کے پروفیسر کے عہدے کی تنخواہ کے پیمانے سے اوپر کے پیمانے پر رکھا گیا ہے۔ تاہم، درخواست گزاروں کا کہنا ہے کہ وہ 26 فروری 1973 سے پروفیسر کے عہدے پر ترقی پانے کے حقدار ہیں (توہین عدالت کی درخواست کے لیے 10 مئی 1991-ضمیمہ 'سی' کی ان کی نمائندگی کے ذریعے)۔ تاہم، 20 دسمبر 1989 کے اس عدالت کے احکامات کے پیش نظر، مذکورہ درخواست کو قبول کرنا ممکن نہیں ہے۔ اس کے ساتھ ہی، ہمیں یہ بھی کہنا چاہیے کہ ہمارے سامنے پیش کردہ مواد اس بات کی نشاندہی نہیں کرتا ہے کہ حکومت آندھرا پردیش نے کبھی بھی درخواست گزار کی نمائندگی اور خاص طور پر اس سوال پر مناسب طریقے سے غور کیا ہے کہ آیا درخواست گزار کے پاس موجود ڈپلومہ پروفیسر کے عہدے کے لیے کافی اہلیت رکھتا ہے۔ ریڈیولوجیکل فزکس۔"اسکریننگ کمیٹی کے مشاہدے" میں اس پہلو کا کوئی حوالہ نہیں ہے اور نہ ہی جی او ایم ایس نمبر 176 مورخہ 13 اپریل 1995 میں ہے۔ صرف 13 اپریل 1995 کے خط میں جس کا اوپر حوالہ دیا گیا ہے (حکومت کے سکریٹری کی طرف سے سپریم کورٹ میں آندھرا پردیش کے ایڈوکیٹ آن ریکارڈ کو مخاطب کیا گیا ہے) ایک جملہ یہ آتا ہے کہ "مذکورہ عہدے پر حکمرانی کرنے والے قواعد کا جائزہ ون مین کمیشن / میڈیکل ایجوکیشن کے ڈائریکٹر کی سفارش اور میڈیکل آف انڈیا کے تجویز کردہ رہنما خطوط کے ساتھ لیا گیا ہے اور یہ محسوس کیا جاتا ہے کہ پروفیسر کے لیے فزکس یا نیوکلیئر فزکس میں پی ایچ ڈی ضروری ہے۔" تاہم، مذکورہ بیان کی تصدیق کے لیے کوئی مواد پیش نہیں کیا گیا ہے۔ اس کیس کے حقائق سے پتہ چلتا ہے کہ حکومت اس معاملے میں اپنے پاؤں کھینچ رہی ہے۔ یقیناً اس دوران درخواست گزار کو ریڈیولوجیکل فزکس کے پروفیسر کے عہدے کے برابر یا اس سے زیادہ کے عہدے پر رکھا گیا ہے۔ ان حالات میں، جو کچھ باقی ہے وہ اس معاملے میں مناسب احکامات دینا ہے۔ اس کے مطابق، ہم ہدایت دیتے ہیں کہ ریڈیولوجیکل فزکس کے پروفیسر کے مذکورہ عہدے کو کم کرنے کا فیصلہ درخواست گزار کی پیرانہ سالی تک ملتوی رکھا جائے گا۔ درخواست گزار کو یکم مئی 1995 سے آندھرا میڈیکل کالج، وشاکھاپٹنم میں ریڈیولوجیکل فزکس کے پروفیسر کے عہدے پر باقاعدگی سے مقرر کیا گیا سمجھا جائے گا۔ درخواست گزار کے سبکدوشی کی تاریخ پر، مذکورہ عہدہ لیکچرر کے عہدے پر گرا دیا جائے گا۔ یہ احکامات کیس کے مخصوص حقائق اور حالات میں منظور کیے جاتے ہیں اور انہیں ایک مثال کے طور پر نہیں مانا جائے گا اور نہ ہی اس مقصد کے لیے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and integrity of this document

قواعد میں ترمیم یا ترمیم کرنا ضروری ہو گا۔ تاہم، یہ واضح کیا جاتا ہے کہ اگر درخواست گزار اس وقت پروفیسر کے عہدے کے لیے قابل قبول تنخواہوں سے زیادہ تنخواہ حاصل کر رہا ہے (جس کے لیے اسے یکم مئی 1995 سے مقرر کیا گیا سمجھا جائے گا)، تو اسے واپس نہیں لیا جائے گا۔

توہین عدالت کی درخواست کو اسی کے مطابق نمٹا دیا جاتا ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں۔

**درخواست نمٹا دی گئی۔**

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and integrity of this document